رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — فون: ۴۳۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۷۵/۳۰ | ہفتہ ۲ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ، ۳۱ اخاء ۱۳۶۰ ہش، ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۴۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۳۰ اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور انور کو ضعف کی تکلیف ہے۔"

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور ہر آن اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

خدام اور لجنات ہر تحصیل کی سطح پر جسمانی ورزش کیلئے اپنے اپنے کلب قائم کریں

سویابین کھائیں، سائیکل چلائیں اور ورزش کر کے اپنی صحت دنیا بھر میں سب سے بہتر بنائیں!

اتنے طاقتور بنو کہ جو بھی تمہیں مدد کے لیے بلائے تو تم فوراً پہنچ کر اس کی مدد کر سکو

ہمیں تکلیفوں کی فکر نہیں تکلیف دینے والوں کی فکر ہے ان کے لیے دعائیں کریں!

لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس میں حضور انور کے ارشاد کا خلاصہ

(دوسری اور آخری قسط)

ربوہ: ۲۵ اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار قوتیں اور استعدادیں انسان کو عطا کی گئی ہیں۔ یہ جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادیں ہیں۔ احمدی مردوں اور عورتوں کو ہر استعداد کے میدان میں ساری دنیا سے آگے نکل جانا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے بغیر اسلام دنیا پر غالب نہیں آسکتا۔

اجتماع خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے اختتامی اجلاسوں میں دونوں تنظیموں کے اراکین کو بیک وقت خطاب کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ حضور نے اجتماع کے اختتامی روز جو کچھ بیان کیا تھا وہ ایک لمبے مضمون کا خاکہ تھا۔ حضور نے فرمایا کہ ابھی اس سکیم کے صرف عنوان بتائے گئے ہیں مگر میں چاہتا ہوں کہ اس پر عمل ابھی سے شروع ہو جائے۔

خداداد استعدادوں کی نشوونما کے پروگرام کے ایک عملی پہلو کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے سویابین استعمال کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا کہ میں بیس سال سے جماعت کو اس کی طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ سویابین کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے استعمال سے دل پر کبھی بیماری حملہ نہیں کرتی۔ حضور نے فرمایا کہ چین میں دل کی بیماری ہے ہی نہیں۔ یورپ کے رہنے والے حیران ہیں کہ یہ کیسی قوم ہے جس کو دل کی بیماری لاحق ہی نہیں ہوتی۔ یورپ کے بڑے بڑے ڈاکٹر چین آئے ریسرچ کی تو پتہ چلا کہ ان کے ہر کھانے میں سویابین شامل ہے جس کی وجہ سے دل پر چربی اور دیگر روغنی مادے جمع نہیں ہوتے۔ حضور نے فرمایا کہ سویابین میں سارے معلوم وٹامنز موجود ہیں۔ سارے معدنی اجزاء (MINERALS) اس کے اندر ہیں۔ حضور نے ایک احمدی کا واقعہ سنایا جس نے کہا کہ آپ تو ہمیں اب بتا رہے ہیں امریکہ کے ہر شخص کو سویابین کے فوائد معلوم ہیں۔ امریکہ میں اس کی بڑی انڈسٹری قائم ہے۔

حضور نے فرمایا کہ صرف وعظ و نصیحت کافی نہیں۔ خدام الاحمدیہ ایسا انتظام کرے کہ لوگوں کو اس کے کھانے کی عادت پڑ جائے۔ حضور نے فرمایا کہ میرے پاس ایک ایسی کتاب ہے جس میں سویابین پکانے کی تین سو سے زائد ترکیبیں موجود ہیں۔

لجنات کھیلوں کی کلب قائم کریں

حضور انور نے صحت کو ٹھیک رکھنے اور بہتر بنانے کے لیے فرمایا کہ ہر اس جگہ جہاں پر لجنہ قائم ہے لجنہ کی کھیل کی کلب ہونی چاہیئے۔ حضور نے لجنات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ تیار ہو جائیں میں جو مطالبہ کروں گا آپ کو اسے پورا کرنا ہوگا۔

حضور نے فرمایا کہ ایک سال کے اندر اندر اگلے اجتماع سے قبل سارے پاکستان میں تحصیل لیول پر یعنی ایک تحصیل میں جس ایک جگہ سب سے بڑی لجنہ ہے وہاں پر یہ کلب قائم ہو جائے۔ حضور نے فرمایا کہ اس مقصد کے لیے زمین کا حصول ایک مسئلہ ہے چنانچہ زمین نو سال کے لیے کرائے پر لے لیں اور نو سال کا کرایہ مجھ سے لے لیں۔ ایک کچی اونچی دیوار اس کے گرد بنا دیں۔ جھولا لگائیں یہ بڑی اچھی ورزش ہے۔ چھوٹے بچوں کے لیے پھسلنے والی جگہیں بنا دیں۔ اس طرح کی دیگر چیزیں بنائیں، اس کے لیے چار کنال جگہ کافی ہے۔ عورتوں کو جب وقت ملے وہ اس جگہ آئیں ورزش کریں۔ کھیلیں کودیں۔ حضور نے فرمایا کہ عورت گھر میں اکیلی بیٹھی رہتی ہے۔ بہت سا وقت بیکار گزر جاتا ہے مستورات کو چاہیئے ایسی جگہ بنا کر وہاں جائیں وہیں پر وڈیو کا انتظام کیا جائے۔ مناسب ہے اب وڈیو پر آگئے ہیں۔ احمدی عورتوں کے علاوہ دیگر عورتوں کو بھی دکھائے جائیں وہ بھی اس سے بڑی لطف اندوز ہونگی۔ حضور نے فرمایا کہ احمدی تو پیدا ہی اس لیے ہوا ہے کہ کسی سے دشمنی نہیں کرنی۔ پیار ہی پیار ہے۔ بڑے مزیدار پہاڑی چشمے کے ٹھنڈے پانی کی طرح اس کا پیار ہے اور اس کا اثر انشاء اللہ دنیا قبول کرے گی۔

خدام بھی کلب بنائیں۔

حضور نے لجنات کے علاوہ خدام کو بھی متوجہ کیا کہ وہ بھی ایک سال کے اندر اندر ہر تحصیل کی سطح پر کلب قائم کریں جس میں میروڈ بہ، کبڈی وغیرہ کھیلیں کھیلی جائیں۔ حضور نے فرمایا۔ میروڈ بہ ورزش والی بڑی اچھی کھیل ہے۔ میں خود بھی کھیلتا رہا ہوں حضور نے فرمایا اس کے علاوہ سائیکل چلانا بڑی اچھی ورزش ہے۔ سویابین کی طرح یہ بھی دل کی بیماریوں کے لیے بڑی اچھی ہے۔ اس کے علاوہ ان کلبوں میں ڈنڈ پیلنا اور طاقتور ہونے کی دیگر ورزشیں کرائی جاسکتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ طاقت دنیا کو دکھ پہنچانے کے لیے نہیں ہے بلکہ سکھ پہنچانے کے لیے ہے۔ نیز فرمایا کہ خدام کو میں یہ پروگرام اس لیے دے رہا ہوں کہ ورزشی کھیلیں تنظیم کی عمدہ مثال ہیں۔ اس لیے عملی پروگرام یہ ہوگا کہ ہر مہینے دو تحصیلوں کا مقابلہ ہو۔ ہر سہ ماہی میں ضلع کا مقابلہ ہو۔ ہر چھ ماہ میں ایک بار کمشنری کا اور سال میں ایک بار بیان پر اجتماع میں ملکی سطح کے مقابلے ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ کھانا اتنا کھاؤ جو ہضم کر لو اور اتنا ہضم کرو کہ طاقت حاصل ہو اور اتنی طاقت حاصل ہو کہ دنیا کی کوئی قوم تمہیں مدد کے لیے بلائے تو تم فوراً پہنچ سکو۔ حضور نے مدد کرنے کے سلسلے میں فرمایا کہ ضلع فیصل آباد کی مجلس خدام الاحمدیہ نے بڑا اچھا کام کیا ہے سات ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا بڑا اچھا کام کیا۔ اس علاقے میں سیلاب آیا تھا اور بیماریاں پھوٹ پڑی تھیں۔

اخلاقی استعدادوں کی ترقی

حضور نے اپنے تازہ پروگرام کے عملی حصہ میں اخلاقی استعدادوں کی ترقی کے ضمن میں فرمایا ہر مجلس میں ۳ سے ۹ تک ایسے خدام ہوں جو یہ عہد کریں کہ مر جائیں گے لیکن بداخلاقی نہیں کریں گے اور یہ بھی عہد کریں کہ اپنی جان دیدیں گے لیکن کسی اور کو بداخلاقی نہیں کرنے دیں گے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام دیئے ہیں ان میں سے کوئی حکم ایسا

(باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲ر محرم ۱۴۰۲ھ
۳۱ر اخاء ۱۳۶۰ ہش

حصولِ رزق کی جدوجہد اور ایک قرآنی شرط

انسان طبعاً یہ چاہتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ مال حاصل کرے اور پھر یہ کہ وہ جو مال حاصل کرے نہ صرف یہ کہ وہ محفوظ رہے بلکہ اس میں اضافہ ہوتا رہے۔ اپنی اس خواہش کو پورا کرنے کی خاطر وہ جائز اور ناجائز ہر ذریعہ سے مال حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر اسے سینت سینت کر رکھتا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ دوسروں پر خرچ کر کے اسے ضائع کرے۔ اس کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ اس مال کو ایسے کاموں پر لگائے کہ جس سے اس میں اور اضافہ ہو۔

ہر جائز اور ناجائز طریقہ سے مال حاصل کرنے اور اسے بڑھانے کی اس تگ و دو میں انسان بسا اوقات غلط راہوں پر پڑ کر اپنے لئے نئی نئی الجھنیں اور مصیبتیں کھڑی کر لیتا ہے اور ان میں ایسا پھنستا ہے کہ ان سے نجات کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اور اس کی زندگی اجیرن بن کر رہ جاتی ہے۔ آج اگر گرد و پیش نظر دوڑا کر دیکھا جائے تو بالعموم لوگوں میں دولت حاصل کرنے کی خواہش اس درجہ بڑھ چکی ہے کہ ہر کوئی اسی اُدھیڑ بُن میں گرفتار نظر آتا ہے اور اسی اُدھیڑ بُن کی وجہ سے دولت کی ریل پیل کے باوجود لوگوں کی زندگی ان کے لئے اجیرن بنی ہوئی ہے۔ یہ صورتِ حال اس بارہ میں اسلامی احکام کو نظرانداز کرنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے اس نے مال کمانے اور زیادہ سے زیادہ مال حاصل کرنے سے منع نہیں کیا ہے۔ اس نے انسان کی اس طبعی خواہش کا پورا پورا لحاظ رکھا ہے لیکن دولت کمانے کی خواہش کو پورا کرنے میں ایک احتیاط کو مدنظر رکھنے کی ہدایت فرمائی ہے اور اس امر کی ضمانت دی ہے کہ جو لوگ بھی اس احتیاط کو مدنظر رکھیں گے اور اس سے کسی صورت میں بھی پہلو تہی نہیں برتیں گے تو انہیں ایسا مال ضرور ملے گا جو الجھنوں، پریشانیوں اور نت نئی مصیبتوں سے یکسر معرّا ہوگا۔ پھر اُس نے حاصل کردہ مال کو مزید بڑھانے اور اُس میں اضافہ کرنے کے ایک خاص طریق کی بھی نشان دہی کی ہے اور اس بات کا ذمہ اٹھایا ہے کہ اگر وہ اس طریق کو اپنائیں گے تو اسلام کی مقرر کردہ احتیاط کی پوری پوری پابندی کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے مال میں اضافہ از خود ہوتا چلا جائے گا اور وہ اضافہ ان کے لئے خیر و برکت کا موجب ہوگا نہ کہ پریشانی اور الجھن پیدا کرنے کا۔

لوگ بالعموم نہ تو مال کمانے میں اسلام کی بتائی ہوئی احتیاط کا پاس کرتے ہیں اور نہ مال میں اضافہ سے متعلق اسلام کے بتائے ہوئے طریق کو اپناتے ہیں۔ وہ اپنی چالاکیوں، عیاریوں اور چالبازیوں سے دولت تو حاصل کر لیتے ہیں اور پھر اپنے خود ساختہ حیلے تراش کر اُس میں اضافہ کی نت نئی صورتیں بھی نکال لیتے ہیں لیکن اطمینانِ قلب گنوا بیٹھتے ہیں اور دولت کے انبار لگا لینے کے باوجود ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ گویا دہکتے کوئلوں پر لوٹ لوٹ کر زندگی گزار رہے ہوں۔

جہاں تک دولت کمانے میں اسلام کی مقرر کردہ احتیاط کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۚ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ (الطلاق آیت ۳)

ترجمہ:۔ اور جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہیں ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے وہ (یعنی اللہ) اس کے لئے کافی ہے۔ اللہ یقیناً اپنے مقصد کو پورا کر کے چھوڑتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر چھوڑا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے روزی کمانے اور مال حاصل کرنے کی جدوجہد میں تقویٰ کو بہر صورت لازم پکڑنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ مال کی اُس نے کوئی حد مقرر نہیں کی کہ اتنا مال کماؤ اور اِس حد سے زیادہ مت کماؤ لیکن یہ ضرور قرار دیا ہے کہ مومن مال کمانے میں تقویٰ پر آنچ نہ آنے دیں۔ ظاہر ہے جو شخص بھی تقویٰ کو لازم پکڑے گا وہ مال حاصل کرنے کے ناجائز اور حرام طریقوں کے قریب بھی نہیں پھٹکے گا۔ جو کچھ بھی کمائے گا جائز اور حلال ذرائع سے کمائے گا۔ خدا کا یہ وعدہ ہے کہ جو شخص بھی تقویٰ کی راہ پر گامزن رہے گا اور اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ اِس احتیاط کو کسی حال میں بھی نظرانداز نہیں ہونے دے گا اللہ تعالیٰ اُس کے لئے حصولِ رزق کی ایسی راہیں کھول دے گا کہ وہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگی۔ یہ وعدہ کسی ایسی ویسی ہستی کا نہیں بلکہ اُس خدا کا وعدہ ہے جو عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اَلرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ہے۔ جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور جو ہے بھی لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ یعنی وہ وعدہ کی خلاف ورزی کبھی نہیں کرتا۔

لوگ خدا تعالیٰ کے اس وعدہ پر تو یقین نہیں کرتے اور تقویٰ کا پاس کئے بغیر ہر جائز اور ناجائز طریق پر مال حاصل کرنے کی طرف دوڑتے ہیں۔ مال خدا تعالیٰ انہیں دے تو دیتا ہے لیکن وہ ان کے لئے خیر و برکت کا موجب نہیں بنتا بلکہ انہیں مکروہاتِ دنیا میں مبتلا کر کے انہیں اپنے کئے کا پھل کھانے کے لئے چھوڑ دیتا ہے اور وہ دولت بجائے خود ان کے لئے ایک مصیبت بن جاتی ہے۔ اگر وہ دولت کمانے میں تقویٰ کا دامن کسی حال میں بھی نہ چھوڑیں اور جو کچھ انہیں حاصل ہو اُسی پر اکتفا کرتے ہوئے اللہ پر توکل کریں تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ ان کے لئے خیر و برکت کے سامان نہ کرے اور انہیں ایسے ایسے راستوں سے رزق نہ پہنچائے جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوں۔

لاکھوں کروڑوں خدا رسیدہ بزرگوں کا تجربہ اس امر پر شاہد ہے کہ جنہوں نے روزی کمانے میں تقویٰ کو لازم پکڑا، نقصان برداشت کر لیا لیکن تقویٰ پر آنچ نہ آنے دی، خدا تعالیٰ نے نہ صرف یہ کہ ان کے نقصان کو پورا کیا بلکہ دنیا کی دولتوں کو ان کے قدموں میں لا ڈالا۔ لوگ نہ خدا تعالیٰ کے وعدہ پر یقین کرتے ہیں اور نہ لاکھوں کروڑوں خدا رسیدہ انسانوں کے تجربہ کو خاطر میں لاتے ہیں بلکہ شیطان کے بہکائے میں آ کر اپنی چالاکیوں اور عیاریوں سے دولت حاصل کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان کے لئے ان کی دولت رنج و غم، دکھوں اور مصیبتوں کا کیوں موجب نہ بنے۔

الغرض اسلام کی رو سے دولت کمانے کی کوئی حد مقرر نہیں ہے لیکن تقویٰ کی شرط ضرور مقرر ہے۔ جو بھی اس شرط کو کما حقہٗ پورا کرتے ہوئے روزی کی تلاش میں مصروف ہوگا یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ بالآخر اسے اپنے فضلوں سے نہ نوازے اور توقع سے کہیں بڑھ کر اسے روزی میسر نہ آئے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے روزی کمانے اور مال حاصل کرنے میں تقویٰ کو لازم پکڑنے کی شرط مقرر کی ہے اسی طرح اُس نے اِس شرط کے مطابق حاصل کردہ مال میں اضافہ اور برکت کی بھی ایک راہ بتائی ہے اُس پر ہم قرآن مجید کی رُو سے آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز و باللہِ التوفیق۔

ماہنامہ "انصار اللہ" سے متعلق

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا ارشاد

"یہ رسالہ خدا کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا ہے اور ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلا پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں پس انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں اس کی اشاعت کا حلقہ وسیع کریں اور اس کے لئے مختلف علمی موضوع پر اچھے اچھے مضامین لکھ کر بھجوائیں تاکہ اس کی افادیت میں ترقی ہو اور جماعت میں اس کے متعلق دلچسپی بڑھتی چلی جائے"

(ماہنامہ انصار اللہ نومبر ۱۹۶۲ء)

ماہنامہ انصار اللہ کا چندہ صرف پندرہ روپے مقرر ہے۔ اگر آپ ابھی تک اس مفید رسالے کے خریدار نہیں تو براہ کرم آج ہی خریداری قبول فرمائیے۔

(مدیر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاتحِ عراق — حضرت سعدؓ بن ابی وقاص

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف - فاضل ربوہ

(۴)

کوفہ کی ولایت:

حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو آپ نے پھر حضرت سعدؓ کو کوفہ کا والی مقرر کیا تین سال کے بعد ۲۶ھ میں جب مہتمم بیت المال حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے آپ کا اختلاف ہوا تو آپ پھر معزول ہو گئے۔

(استیعاب جلد ۲ حالاتِ سعدؓ)

فتنہ کے ایام میں آپ کا موقف:

حضرت عمر فاروقؓ کی زندگی میں فتنے دبے رہے لیکن آپؓ کی شہادت کے بعد امت میں فتنوں نے سر اٹھایا۔ حضرت حذیفہؓ اکثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنوں کے متعلق پوچھتے رہتے تھے۔ ایک دن حضرت عمرؓ کے دریافت کرنے پر انھوں نے بتایا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا کہ عمرؓ اور فتنوں کے درمیان ایک دروازہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے دریافت فرمایا یہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائیگا؟ حضرت حذیفہؓ نے عرض کی توڑا جائے گا۔ حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"اِذًا لَا یُغْلَقُ"

پھر وہ کبھی بند نہیں ہوگا۔"

(ترمذی - ابواب الفتن)

اور تاریخ اسلام کا یہ دور بہت کربناک ہے کہ مسلمانوں کی تلوار مسلمان کے خلاف بے نیام ہوئی اور کئی اکابر صحابہؓ اور ان کی اولاد اس میں کام آئی۔ حضرت سعدؓ کا عمل ان ایام میں کامل غیر جانبداری کا تھا۔ جب کسی نے ان کو اپنے ساتھ شامل ہونے کے لئے کہا تو حضرت سعدؓ نے جواب دیا:-

"میں جہاد کے مفہوم کو خوب سمجھتا ہوں اور مجھے زندگی میں اس کی توفیق بارگاہ الٰہ نے خوب دی لیکن اب میں ان لڑائیوں میں حصہ نہیں لے سکتا۔ ہاں ایک صورت ہو سکتی ہے۔ وہ یہ کہ تم مجھے ایسی تلوار لا دو جس کی دو آنکھیں ہوں۔ زبان اور دو ہونٹ ہوں وہ کہے کہ یہ مومن ہے اور یہ کافر۔"

(طبقات کبیر جلد ۳۔ صفحہ ۱۰۱، ۱۰۲)

اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ شہادتِ عثمانؓ کے بعد یہ گوشہ نشین ہو گئے اور کسی گروہ میں شریک نہیں ہوئے۔ ان کے بیٹے عمر اور بھتیجے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص نے انھیں ترغیب دی کہ عثمانؓ کی شہادت کے بعد آپ بھی داعی بن جائیں۔ لیکن انھوں نے سلامت روی کا طریق اختیار کیا اور ان کی بات نہ مانی۔

مسند احمد بن حنبل کی روایت ہے کہ ان کے بیٹے عمر نے ان سے کہا۔ آپ یہاں جنگل میں بکریاں چرا رہے ہیں اور لوگ مدینہ میں قسمت آزمائی کر رہے ہیں۔ انھوں نے اس کے سینہ پر ہاتھ مارا اور کہا۔ "چپ رہ! میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ متقی اور مخفی رہنے والے بندے سے محبت کرتا ہے۔"

(مسند احمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ۱۶۷)

جب معاویہ اور حضرت علیؓ کے اختلافات بڑھے اور معاویہ نے عبداللہ بن عمرؓ، محمد بن مسلمہؓ اور ان کو لکھا کہ عثمانؓ کے خون کے بدلہ میں مجھ سے تعاون کریں تو سعدؓ نے ان کو شعروں میں جواب دیا جن کا ترجمہ یہ ہے:-

"معاویہ! تیری بیماری لاعلاج ہے اور جو تو کر رہا ہے اس کا بھی کوئی علاج نہیں ہے۔ ابوالحسن علیؓ نے مجھ سے یہ خواہش کی تھی کہ میں ان کی معیت میں لڑائی کے لئے نکلوں لیکن میں نے ان کو بھی جواب دے دیا تھا۔"

(اسد الغابہ حالاتِ سعدؓ)

مسند احمد بن حنبل میں روایت ہے کہ جب کبھی کوئی آپ سے ان جھگڑوں کے بارہ میں دریافت کرتا تو آپ فرماتے۔ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میرے بعد ایک فتنہ برپا ہوگا جس میں لیٹنے والا بیٹھنے والے سے اور بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد صحاح ستہ کی کتب میں بھی مذکور ہے بعض دوسرے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی طبیعت میں احتیاط بہت زیادہ تھی۔ ایک بار آپ کو ملنے کے لئے چند افراد آئے۔ انھوں نے کوئی بات پوچھی تو حضرت سعدؓ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ اور خاموشی کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ مجھے خدشہ ہے میں تمہیں ایک بات بتاؤں لیکن تم اس میں سو اور ملا لو۔

(طبقاتِ کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۲)

جب حضرت عمر فاروقؓ کو ان کی اس محتاط طبیعت کی وجہ سے ان پر اتنا اعتماد تھا کہ ایک بار کسی نے ایک مسئلہ کے بارہ میں حضرت سعدؓ کی سند سے حدیث بیان کی تو حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا۔ جب سعدؓ کوئی حدیث بیان کرے تو اسے رد مت کرو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ۱۵)

بوقتِ وفات:

حضرت سعدؓ کے بیٹے مصعبؓ روایت کرتے ہیں کہ جب میرے والد کا انتقال ہوا ان کا سر میری گود میں تھا۔ آپ کی فرقت کے خیال سے میری آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ مجھے اس حالت میں دیکھا تو فرمایا۔ بیٹا کیوں روتے ہو؟ مصعبؓ نے کہا۔ آپ ہم سے رخصت ہو رہے ہیں اور میں آپ کا بیٹا ہوں۔ فرمایا۔ بیٹا مت رو۔ اللہ مجھے کبھی عذاب نہ دے گا۔ میں جنت میں جاؤں گا۔ اگر مومن نے خدا کی رضا کے لئے عمل کیا تو اللہ اسے اس کی نیکیوں کی جزا دے گا۔ باقی رہا کفار کا معاملہ تو اللہ ان کے اچھے کاموں کی وجہ سے ان کا عذاب ہلکا کرے گا۔ جب ان کی نیکیاں ختم ہو جائینگی تو خدائے ذوالعرش فرمائے گا۔ اچھا کام کرنے والا اپنے عمل کا ثواب طلب کر سکتا ہے۔

(طبقات کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۴)

خدا کے یہی بندے ہیں جن کے بارہ میں اس نے اپنے پاک کلام میں فرمایا:-

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ

(الفجر آیت ۲۸ تا ۳۱)

اے نفسِ مطمئنہ لوٹ آ۔ اپنے رب کی طرف اس حالت میں کہ تو اس سے راضی ہے اور وہ تجھ سے راضی اور آ میرے بندوں اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

انوکھا کفن:

وفات سے پہلے ایک پرانا جبہ نکالا جو آپؓ نے سنبھال رکھا تھا۔ فرمایا مجھے یہ اوڑھا دینا۔ یہ میرا کفن ہوگا۔ میں نے یہ پہن کر بدر کی جنگ لڑی تھی اور میں نے اس غرض کے لئے اسے محفوظ رکھا تھا۔

(اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۳)

کیا ذوق تھا۔ کیا خلوص تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان اکابر صحابہؓ کا کہ جب حشر ہو تو اس لباس میں ہو جو میں نے بدر کے دن پہن رکھا تھا۔ بدری صحابہؓ کے بارہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد حدیث کی کتب کی زینت بن چکا ہے

"اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کو دیکھا اور فرمایا جو چاہو کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے سب گناہ بخش دیئے ہیں۔"

(مسلم جلد ۲ فضائل حاطب بن ابی بلتعہ)

بوقتِ وفات وصیت کی:-

"میرے لئے لحد بنانا اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر بنائی تھی میری قبر بنانا۔"

(مسند احمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ۱۷۳)

جنازہ:

ان کی وفات پر ازواجِ مطہرات نے فرمایا جب ان کا جنازہ اٹھاؤ تو کچھ دیر کے لئے مسجد میں رکھنا تاکہ ہم بھی ان کا جنازہ پڑھ لیں۔ چنانچہ مسجد میں ازواجِ مطہرات کے حجروں کے سامنے ان کا جنازہ رکھا گیا۔ ازواجِ مطہراتؓ نے مسجد میں ان کا جنازہ پڑھا۔ بعض لوگوں نے اعتراض کیا کہ مسجد میں جنازہ؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ لوگ کتنی جلد بھول جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاءؓ کا جنازہ مسجد میں ہی تو پڑھا تھا۔

(طبقاتِ کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۵ و ترمذی ابواب الجنائز باب ماجاء فی الصلوٰۃ علی المیت فی المسجد)

ان کی وفات ۵۵ ہجری میں ہوئی بعض نے ۵۰ کہا۔ مدینہ سے دس میل کے فاصلہ پر نواحی مدینہ عقیق میں اپنے محل میں ہوئی۔ جنازہ مدینہ لایا گیا۔ جنازہ کی نماز مروان بن حکم نے پڑھائی کہ اس وقت وہ مدینہ کے والی تھے۔ عقیق میں ان کے عالیشان محلات تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑی خوش نصیب ہیں جو خود فرماتے ہیں کہ غزوات کے ایام میں بسا اوقات ہمیں کھانے کے لئے کیکر کے پتے اس کا پھل یا انگور کی بیلوں کے پتے میسر ہوتے۔ ان کے کھانے کی وجہ سے ہم بکریوں کی طرح مینگنیاں کرتے تھے۔ (ترمذی ابواب الزہد باب ماجاء فی معیشۃ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

راہِ خدا میں ان تکالیف کو برداشت کرنے والے لوگوں کو پھر خدا نے ایسی مالی کشائش عطا فرمائی کہ ایک بار انھوں نے مروان بن حکم کو اپنی زکوٰۃ کی رقم پانچ ہزار درہم بھجوائی اور بوقتِ وفات ان کا ترکہ ۲½ لاکھ درہم تھا۔

(طبقاتِ کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۰۵)

خیبر کی مفتوحہ اراضی میں سے آپ کو حصہ ملا۔ ایران کے مالِ غنیمت سے حصہ ملا خود زمین خرید کر زراعت کا مشغلہ اختیار کیا لیکن اس مالی کشائش کے باوجود ان کی زندگی بہت سادہ تھی اور یہی مقربانِ بارگاہِ الٰہ کا خاصہ ہے۔ اس کوچہ کے شناسا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔ ؎

"در جہاں و باز بیروں از جہاں
بس ہمیں آمد نشانِ کاملاں"

کہ دنیا میں رہ کر پھر اس سے باہر رہے۔ کاملوں کی یہی نشانی ہے۔

حلیہ:

کوتاہ قامت، ناک چپٹی، سر بڑا۔ انگلیاں موٹی۔ جسم مضبوط۔ نظر بہت تیز۔ بالوں میں سیاہ خضاب استعمال کرتے۔ ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے۔ بدن پر بال بہت تھے۔

اولاد:

حجۃ الوداع یا فتح مکہ کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر پانے اور برکت کی دعا کی تھی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ۴۰-۴۵ برس زندہ رہے۔ عشرہ مبشرہ میں سب سے لمبی عمر آپؓ نے ہی پائی۔

(اصابہ جلد ۳ صفحہ ۱۶۲)

آپ کی وفات ۵۵ ہجری میں ہوئی۔ آپ نے مختلف اوقات میں نو بیویاں کیں جن کے بطن سے ۲۴ بچے ہوئے۔ ۱۷ لڑکے اور ۱۷ لڑکیاں۔

سیرت:

تلوار کے دھنی سعدؓ طبعاً عابد و زاہد تھے۔ رات کے آخری حصہ میں تہجد مسجد نبویؐ میں جا کر ادا کرتے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۱)

ایک بار صوفی منش صحابی عثمانؓ بن مظعون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رہبانیت اور تبتل کی اجازت چاہی لیکن شارع علیہ السلام نے اس کی اجازت نہ دی کہ اسلام رہبانیت کا قائل نہیں کہ زندگی کی ذمہ داریوں سے فرار خوبی نہیں بزدلی ہے۔ حضرت سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ اگر حضور علیہ السلام عثمانؓ بن مظعون کو تبتل کی اجازت دے دیتے تو ہم اختہ ہو جاتے۔

(ترمذی ابواب النکاح باب ماجاء فی النہی عن التبتل)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جان نثاری کا یہ عالم تھا کہ اس کے لئے انہیں کسی دعوت یا تبلیغ کی ضرورت نہ تھی انھوں نے جب یہ محسوس کیا کہ خطرات کے دن ہیں تو ہتھیار بند ہو کر حضورؐ کی دہلیز پر آ گئے۔ احد کے روز جب کفار کے اچانک حملہ سے مسلمانوں کی صفوں میں ابتری پھیل گئی تو طلحہؓ اور سعدؓ دشمنوں کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہو گئے اور اس طرح تیر اندازی کی کہ کمانیں ٹوٹ گئیں۔ تیر ختم ہو گئے۔ احد کے روز خود حضورؐ نے اپنا ترکش حضرت سعدؓ کے لئے تیروں سے خالی کر دیا اور فرمایا۔ تیر اندازی کرو۔ میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

(اسد الغابہ حالات سعدؓ بن ابی وقاص)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور فدائیت کا اظہار اس واقعہ سے بھی ہوتا ہے کہ احد کے روز ان کے بھائی عتبہ بن ابی وقاص نے حالتِ کفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے مبارک زخمی کیا تھا۔ حضرت سعدؓ فرمایا کرتے تھے۔ خدا کی قسم میں عتبہ سے زیادہ کبھی کسی شخص کے خون کا پیاسا نہیں ہوا۔

حبِ رسولؐ کے بارہ میں ایک اور واقعہ ان کے بیٹے عامرؓ بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نے ابا سے کہا آپ انصار کے قبائل سے بہت حسنِ سلوک کرتے ہیں۔ حضرت سعدؓ نے کہا۔ بیٹا کیا تجھے اس پر کوئی اعتراض ہے؟ عامر نے کہا ابا مجھے کوئی اعتراض نہیں میں ان سے آپ کے حسنِ سلوک سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ حضرت سعدؓ نے کہا۔ بیٹا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

"لا یحبھم الا مومن ولا یبغضھم الا منافق"

کہ انصار سے محبت صاحبِ ایمان کرتا ہے اور ان سے بغض منافق کو ہی ہو سکتا ہے۔

ایک بار آپ سوار ہو کر مدینہ سے اپنے گھر عقیق آ رہے تھے راستہ میں ایک لڑکے کو دیکھا وہ درخت کاٹ رہا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ شکار کھیل رہا تھا۔ آپ نے اس سے اوزار چھین لئے۔ لڑکے کے ورثاء آپ کے پاس آئے اور کہا آپ اوزار واپس کر دیں۔ لیکن آپؓ نے اس کے اوزار واپس کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو ایسا کرے اس کے اوزار چھین لو۔ میں یہ اوزار واپس نہیں کروں گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ۱۶۸ و صفحہ ۱۷۰)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو حرام قرار دیا تھا اور یہاں درخت کاٹنے اور شکار کی ممانعت فرمائی تھی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ۱۸۱)

مرویاتِ سعدؓ:

مسند احمد بن حنبل کے ۱۹ صفحات میں حضرت سعدؓ کی ایک سو پچاسی (۱۸۵) روایات جمع کی گئیں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ۱۶۸ تا صفحہ ۱۸۷) جن میں تکرار بھی ہے۔ ان میں سے بعض روایات درج ذیل ہیں:۔

(۱) آدمی کی خوش نصیبی ہے کہ اسے نیک بیوی، اچھا گھر اور اچھی سواری میسر ہو اور اس کی بدنصیبی ہے کہ اسے بری عورت، برا گھر اور بری سواری میسر ہو۔

(۲) جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا اسی طرح مدینہ کی وادی کو میں حرام قرار دیتا ہوں۔ اور آپ نے خدا سے دعا کی۔ یا اللہ مدینہ میں دوہری برکت رکھ دے۔ اس کے پیمانوں اور اوزان میں برکت رکھ دے۔

(۳) حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا کی تھی:۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝"

جو مسلمان کسی مشکل میں یہ دعا کریگا اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کریگا۔

(۴) جو قرآن سے مستغنی ہوتا ہے وہ ہم سے نہیں۔

(۵) صاحبِ ایمان کو ہر نیکی کا اجر ملے گا۔ حتیٰ کہ بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالتا ہے اس کا بھی۔

(۶) سب سے سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے اس کے بعد جو خدا کا جتنا مقرب ہے اتنی اس کی آزمائش ہوگی۔ فرمایا آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے۔ اگر ایمان پختہ ہے تو آزمائش بھی کڑی ہوتی ہے۔ آدمی پر آزمائش آتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے سارے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں۔

(۷) مسلمان سے لڑائی کفر ہے۔ اس کو گالی دینا فسق ہے اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ تین دن تک مسلمان سے قطع تعلق کرے۔

(۸) تم جزیرہ عرب سے لڑو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا۔ پھر تم فارس سے لڑو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ان پر غلبہ دے گا۔ پھر رومیوں سے لڑو گے اللہ تعالیٰ تمہیں کامیاب کرے گا۔ پھر تم دجال سے لڑو گے اور خدا تمہیں کامیاب کرے گا۔

(۹) وہ موت بہت اچھی ہے جو انیا حق لیتے ہوئے آئے۔

(۱۰) بہتر ذکر وہ ہے جو مخفی ہو اور بہتر رزق وہ ہے جو بقدر کفالت ہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

○

صحابہ کرامؓ کی ایمانی قوت

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"صحابہ..... نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر اپنی عملی حالت میں دکھایا کہ وہ خدا جو غیب الغیب ہستی ہے اور جو باطل پرست مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ اور نہاں ہے انھوں نے اپنی آنکھ سے ہاں آنکھ سے دیکھ لیا ہے ورنہ بتاؤ تو سہی کہ وہ کیا بات تھی جس نے ان کو ذرا بھی پرواہ نہیں ہونے دی کہ قوم چھوڑی ملک چھوڑا، جائیدادیں چھوڑیں۔ احباب اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا۔ وہ صرف خدا ہی پر بھروسہ تھا اور ایک خدا پر بھروسہ کر کے انھوں نے وہ کر کے دکھایا کہ اگر تاریخ کی ورق گردانی کریں تو انسان حیرت اور تعجب سے بھر جاتا ہے۔ ایمان تھا اور صرف ایمان تھا اور کچھ نہ تھا ورنہ بالمقابل دنیا داروں کے منصوبے اور تدبیریں اور پوری کوششیں اور سرگرمیاں تھیں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ ان کی تعداد جماعت دولت سب کچھ زیادہ تھا مگر ایمان نہ تھا اور صرف ایمان ہی کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ ہلاک ہوئے اور کامیابی کی صورت نہ دیکھ سکے۔ مگر صحابہؓ نے ایمانی قوت سے سب کو جیت لیا جب انھوں نے ایک شخص کی آواز سنی جس نے باوصفیکہ اُمّی ہونے کی حالت میں پرورش پائی تھی مگر اپنے صدق اور امانت اور راستبازی میں شہرت یافتہ تھا۔ جب اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں یہ سنتے ہی ساتھ ہو گئے اور پھر دیوانوں کی طرح اس کے پیچھے چلے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۵۴)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ایک خواب : ایک حقیقت"

● مکرم محمد اشرف صاحب کاہلوں ایم۔اے بی۔ ایڈ۔ دھیرو کے۔ فیصل آباد

اللہ تعالیٰ کی صفاتِ کاملہ کا ظہور ہر لحہ اس کائنات میں ہو رہا ہے صفات کاملہ کے ہمہ وقت ظہور پذیر ہونے کے بارے میں ارشادِ ربِ جلیل ہے

"کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ"

(سورۃ رحمٰن)

ترجمہ وہ ہر وقت ایک نئی حالت میں ہوتا ہے۔ اپنی صفات کی جلوہ گری سے وہ ذات کبریا اپنی ہستی کا پتہ دیتی ہے۔ انا الموجود کی حقیقت انہی صفاتِ حسنہ و کاملہ سے آشکار ہوتی ہے۔ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ کا ذریعہ ثبوت ہی صفاتِ مقدسہ ہیں۔ جہاں وہ ذاتِ اقدس اور واحد و یگانہ صفت ربوبیت، رحمانیت رحیمیت اور مالکیت سے متصف ہے وہاں وہ وراء الوراء اور نہاں در نہاں ذاتِ قدوس عالم الغیب اور مکلّم بھی ہے کثرت سے مصفّٰی غیب کی خبریں تو وہ ذاتِ برحق اپنے فرستادوں اور مامورین زمانہ کو بخشتی اور انہیں نوازتی ہے۔ لیکن وہ ذات ایسی فیاض اور بدرجہ اتم رحیم و کریم ہے کہ ان مامورینِ وقت پر ایمان لانے والوں کو بھی اس چشمہ صافی سے ان کی روحانی تشنگی دور کرتی دیتی ہے ایک مامورِ وقت کی بعثت کا حقیقی مقصد یہی ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے اس کے بندوں کا کامل تعلق قائم کرے اور انسانی فطرت بھی متقاضی اسی بات کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید ایک اکمل و کامل کتاب ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کامل اور خاتم النبیین ہیں۔ وہی تعلیم درجہ اکملیت و کاملیت کا پا سکتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے ساتھ انسانوں کا کامل تعلق قائم کرائے۔ ورنہ وہ تعلیم ناقص تعلیم ہے۔ دریں حالات قرآن مجید میں اسلام کے بارے میں آیا ہے۔

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۝"

آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے میں نے دین اسلام کو پسند کیا۔ اہلِ ایمان کی روحانی پیاس بجھانے کے لئے ایمان لانے والوں کو حکماً ارشاد فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے"

"کونوا مع الصادقین"

یعنی صادقوں کی صحبت اختیار کرو۔ روحانیت برقی رَو کی مانند سرایت کرتی ہے۔ اسی واسطے باجماعت نماز کے دوران حکم دیا گیا ہے کہ نمازیوں کا کندھے سے کندھا ملا ہوا ہو۔ تاکہ کامل کی روحانیت بلحاظ درجہ کم روحانیت والوں میں سرایت کرے اور وہ زیادہ خدا تعالیٰ کے قریب ہوں۔ صادقوں کی صحبت کا بھی اثر ہوتا ہے تاکہ وہ فیوض و برکات حاصل کریں اور روحانیت میں ترقی کریں اس کے نتیجہ میں یہ مومن بھی خدا تعالیٰ سے بشارتیں پاکر اپنے ایمان میں استقامت پیدا کرتے ہیں۔ اور کمزوروں کے لئے نمونہ بنتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ مومنین سے بشارتوں کا وعدہ کرتا ہے۔ اور اس وعدہ موجب حسبِ استزادِ روحانیت وہ ذاتِ بابرکات اپنے بندوں کو بشارتوں سے نوازتی ہے۔ ان بشارتوں کا علاقہ محض دنیا تک ہی محدود نہیں ہوتا بلکہ اُخروی زندگی سے بھی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ط"

(سورۃ یونس آیت ۶۵)

ترجمہ: اُن کے لئے (اس) والی زندگی میں (بھی خدا کی طرف سے) بشارت (پانے کا انعام مقدر) ہے اور بعد والی (زندگی) میں بھی"

اس دعویٰ کے ثبوت میں کہ وہ قادر ذات اپنے بندوں کو ضرور دین و دنیا بارے میں بشارتوں سے نوازتی ہے اور یہ بشارتیں حقیقت کا روپ دھار کر تقویتِ ایمان کا موجب بنتی ہیں ایک واقعہ رقم طراز ہے۔ کہ خاکسار مئی ۱۹۷۳ء کو یہ توفیق باری تعالیٰ غلامانِ حضرت اقدس میں شامل ہوا۔ ناچیز بندہ کی شدید خواہش تھی کہ گاؤں دھیرو کے واقع فیصل آباد کے سب سے پہلے ہونے والے احمدی سے ملاقات کروں اور قبولیتِ احمدیت کے بارے میں نیز مشکلات و مصائب کے بارے میں واقفیت حاصل کروں خاکسار کا تعلق بھی اسی گاؤں سے تھا۔ چوہدری احمد دین مرحوم گاؤں کے پہلے احمدی تھے لیکن اُن کی رہائش دوسرے ضلع یعنی ضلع بہاولپور میں مستقل ہو چکی تھی اس وجہ سے ملاقات کچھ عرصہ بعد ہوئی۔ مرحوم نے جہاں قبولیتِ احمدیت کے بارے میں بتایا وہاں واقعات کے تسلسل میں ایک خواب کا بھی ذکر کیا جو بشارت پر مشتمل تھی اور ان کی زندگی میں ہی ایک حقیقت بن گئی مرحوم نے بیان کیا۔

"جب میں احمدی ہوا تو چونکہ گاؤں میں لوگ احمدیت سے واقف نہیں تھے۔ مخالفت کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ خاندانی وجاہت کے پیش نظر لوگوں کی مخالفت محض زبانی تھی البتہ گھر والوں نے بھی شدید مخالفت شروع کر دی میں دوسری یا تیسری جماعت تک پڑھا ہوا تھا پھر مذہب سے بھی زیادہ واقفیت نہ تھی اعتراضات عام ہونے لگے۔ حالات زیادہ ہی نامساعد ہوتے چلے گئے۔ اعتراضات کا جواب دیا جاتا لیکن بعض اوقات عدمِ علم کی بنا پر مسئلہ کی حقیقت و اصلیت معلوم کرنے کے واسطے ایک قریبی گاؤں کتھو والی میں جاتا۔ حافظہ کا یہ عالم تھا کہ مطلوبہ مسئلہ کا جواب معلوم کر کے واپس گھر آتے ہوئے راستہ میں جواب بھول جاتا اور واپس مسئلہ کا جواب معلوم کرنے متعلقہ گاؤں جاتا۔ بسا اوقات ایسا واقعہ دن میں دو تین پیش آتا۔ لیکن ہمت نہ ہارتا اور مسئلہ کا جواب ضرور متعلقہ آدمی تک پہنچا دیتا۔ یہ گاؤں ہمارے گاؤں سے تقریباً ساڑھے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے گھر والوں کی شدید مخالفت کے نتیجہ میں ایک دن مصمم ارادہ کر لیا کہ آج رات پچھلے پہر ضرور کہیں ہجرت کر جاؤں گا نماز عشاء کے بعد حسبِ عادت سو گیا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ہمارے مویشی خانہ کے عین دروازہ کی ایک جانب بہت ہی خوش شکل اور جلد جلد نشو و نما پانے والا ایک آم کا پودا اُگا ہوا ہے۔ پودے کو دیکھ کر دل خوش ہو گیا۔ دل میں آیا کہ کہیں جانور اسے نقصان نہ پہنچائیں۔ ضروری ہے کہ اس کی حفاظت کی جائے۔ پھر جانے کا خیال آیا۔ تو کسی شخص نے آواز بلند مجھے کہا کہ اگر چلے جاؤ گے تو اس آم کے پودے کی حفاظت کون کرے گا؟ یہ آواز اتنی بلند تھی کہ میری آنکھ کھل گئی اور میرے دل میں خدا تعالیٰ نے ڈالا کہ آم کے پودے سے مراد جماعت کا قیام ہے۔ اور جماعت کے قیام اور اس کی حفاظت کے لئے تیرا قیام گاؤں میں ضروری ہے۔ اس تعبیر کے معلوم ہوتے ہی میں نے گاؤں چھوڑنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ دعاؤں اور تبلیغ میں لگ گیا۔ خدا کی شان دیکھئے۔ اس خواب کے کچھ عرصہ بعد احمدی ہونے شروع ہو گئے یکے بعد دیگرے لوگ احمدی ہوتے چلے گئے اور میں نے اس بشارت کو حقیقت میں بدلتے آنکھوں سے دیکھا کہ ایک جماعت خدا کے فضل سے تیار ہو گئی۔"

یہ وہ بشارت تھی جو بذریعہ خواب دی گئی۔ مرحوم کا پورا خاندان احمدی ہو گیا۔ اور گاؤں کے دوسرے لوگ بھی احمدیت میں داخل ہو گئے۔ آج خدا کے فضل و کرم سے یہ آم کا پودا ایک تناور درخت بن گیا ہے۔ اور اس کے طیب و شیریں ثمر اور اسکا وجود آم کے فوائد دے رہا ہے۔ کم و بیش پونے دو صد نفوس پر یہ جماعت مشتمل ہے۔ انصار اللہ خدام الاحمدیہ۔ اطفال الاحمدیہ۔ ناصرات اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیمیں قائم ہیں اور حسبِ استطاعت خدمتِ دین میں مصروف ہیں۔

اس جماعت کا قیام خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ اور اُسی بشارت کا نتیجہ ہے جو اس گاؤں کے پہلے احمدی کو بذریعہ خواب دی گئی۔ جماعت کی ایک وسیع و عریض مسجد ہے۔ جس میں لاؤڈ سپیکر بھی لگا ہوا ہے۔ سچ ہے کہ وہ ذاتِ حق اپنے نشانوں سے اپنی ہستی کا ثبوت دیتی ہے اور بالارادہ خلق کا پتہ اِن نشانوں سے ملتا ہے جیسا کہ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"اس بے نشان کی چہرہ نمائی نشاں سے ہے۔
سچ ہے کہ سب ثبوت خدائی نشاں سے ہے"۔

جماعت احمدیہ چک دھیرو کے۔ فیصل آباد خدا تعالیٰ کی بشارتوں میں سے ایک بشارت سے قائم ہے اس بشارت کو جس کی آنکھیں ہوں دیکھے۔ جس کے کان ہیں وہ سنے۔ جس کا دل ہے وہ غور کرے اور اُس ذاتِ اقدس پر ایمان لائے جو آج بھی اپنے پیاروں سے ہمکلام ہوتی اور اُن کی روحانی تشنگی کو دور کرتی ہے پیاروں سے ہمکلامی کے شرف کے بارے میں حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار"

خدا کرے کہ ہم خدا تعالیٰ کے پیار حاصل کرنے والے بنیں۔ آمین۔

شکریہ احباب

میری والدہ مکرمہ ہاجرہ بیگم اہلیہ صوبیدار کرم الدین صاحب کی وفات پر جو ۱۵ ستمبر ۱۹۸۱ء کو ہوئی اندرون پاکستان اور بیرون پاکستان سے اظہار ہمدردی کے پیغام تعزیت موصول ہوئے ہیں جملہ افراد خاندان کی طرف سے سب بہن بھائیوں کا الفضل کے ذریعہ شکریہ ادا کرتی ہوں

قارئین کرام دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہماری والدہ صاحبہ مرحومہ کے جناتِ نعیم میں درجات بلند فرمائے اور ہم جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

امۃ الحمید بنت صوبیدار کرم الدین صاحب
دارالنصر غربی ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حلقہ سمندری کا تربیتی اجلاس و سلائیڈز پروگرام

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی تحریک پر نظامت ضلع کے زیر اہتمام مورخہ ۲۵ ستمبر بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ سمندری میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ مرکزی نمائندہ مکرم حمید احمد صاحب ظفر مبلغ گھانا نے اجلاس سے قبل جمعہ کا خطبہ دیا اور نماز پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے باہمی اخوت و محبت، محنت اور لگن کی طرف توجہ دلائی۔ نماز جمعہ و عصر کی ادائیگی کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

تلاوتِ قرآنِ پاک مکرم سید سعادت علی صاحب نے کی۔ بعد ازاں انصار اللہ کا عہد دہرایا گیا۔ اس کے بعد مکرم چوہدری احمد دین صاحب ناظم انصار اللہ ضلع فیصل آباد نے انصار اللہ کے قیام کی غرض و غایت اور انکی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ خاکسار نے قرآن کریم و احادیث کی روشنی میں صداقت حضرت اقدس اور علامات قیامت کے بارہ میں تقریر کی۔ خاکسار کی تقریر کے بعد مرکزی نمائندہ مکرم مولوی حمید احمد صاحب ظفر مبلغ گھانا نے اپنے خطاب میں گھانا کی احمدی جماعتوں کے ایمان افروز حالات سنائے۔ جو بہت ہی اثر انگیز تھے۔ اس کے بعد مکرم میاں روشن دین صاحب صدر جماعت احمدیہ سمندری نے نمائندگان اور احباب کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس برخواست ہوا جو مکرم حمید احمد صاحب ظفر نے کرائی۔ اس اجلاس میں سمندری کے علاوہ حلقہ نمبر ۲۰۲، چک ۵۲، چک ۲۰۹، چک ۱۳۷، چک ۱۲۴، چک ۲۱۰، چک ۵۲۸، مانوپور چک ۲۱۲ جگدیو، چک ۲۸۹، چک ۲۷۱ مانونکانہ اور تاندیانوالہ کے انصار خدام اور اطفال شامل ہوئے۔

شام کو چک ۱۷۴ گ ب میں سلائیڈز کا پروگرام تھا۔ جو بعد نماز مغرب و عشاء شروع ہوا۔ مکرم چوہدری غلام محی الدین صاحب نمبردار صدر جماعت احمدیہ ۱۷۴ گ ب کے مکان کے وسیع صحن میں اس کا انتظام تھا۔ گاؤں کے چیئرمین اور ممبران کے علاوہ بہت سے معززین بھی پروگرام دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ اور سب نے مکمل دو گھنٹے تک دلچسپی اور دلجمعی سے تصاویر دیکھیں۔ مکرم حمید احمد صاحب ظفر مبلغ گھانا سلائیڈز کے ساتھ ساتھ مؤثر انداز میں جماعت احمدیہ اور اس کی تبلیغی مساعی سے متعارف بھی کراتے رہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

(محمد اکرم عمر شاہد مربی سلسلہ سمندری ضلع فیصل آباد)

دعائے مغفرت

خاکسار کے دادا جان محترم قاضی میاں محمد لطیف صاحب نمبردار چک نمبر ۱۴۱/۹-ب ضلع ساہی وال مورخہ گیارہ اکتوبر بروز اتوار سوا دو بجے بعد دوپہر فالج اور دل کے عارضہ سے بعارضہ بیمار رہنے کے بعد ملتان میں اپنے چھوٹے بیٹے قاضی افتخار احمد کے ہاں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کا نماز جنازہ رات دس بجے مکرم جناب مولوی امداد الرحمٰن مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ملتان نے بمقام ممتاز آباد پڑھایا نماز جنازہ میں احباب جماعت کی کثیر تعداد کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت فرمائی۔ بعد میں موصی ہونے کی وجہ سے مرحوم کی میت ربوہ لائی گئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ۱۲ اکتوبر بعد از نماز عصر مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر حضرت مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کرائی۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ آپ ۱۸۹۴ء بمقام فیض اللہ چک ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے آپ حضرت قاضی میاں فضل الٰہی مرحوم جنکا شمار حضرت اقدس کے ۳۱۳ اصحاب میں ہوتا ہے کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ آپ مکرم جناب ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہی وال کے بہنوئی اور پھوپھی زاد بھائی تھے۔

مرحوم نے دو بیٹوں اور تین بیٹیوں کے علاوہ بتیس ۳۲ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اور ۱۰ پڑنواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ نے بہت کامیاب زندگی گزاری آپ بہت مخلص دیندار اور مشفق انسان تھے اور اپنوں اور غیروں میں حد درجہ مقبول تھے آپ نے لمبی اور صبر آزما بیماری کو کمال درجہ ہمت اور نہایت صبر کے ساتھ برداشت کیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر قاضی طاہر اسمٰعیل قائد خدام الاحمدیہ ملتان شہر)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو بڑھائیں۔ (مینیجر)

مخلصین جماعت کی طرف سے تحریک جدید کے نمایاں وعدے

(۳۰)

۵۶۶	مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب سوئی گیس	نوشہرہ کینٹ	۱۲۵۰/-
۵۶۷	" ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب	"	۱۰۰۰/-
۵۶۸	" خورشید اسلم چوہدری صاحب	"	۱۰۰۰/-
۵۶۹	" ارشد لودھی صاحب بمعہ اہل و عیال	"	۱۰۰۰/-
۵۷۰	" کرنل اعجاز احمد صاحب	"	۱۰۰۰/-
۵۷۱	" قاضی محمد شفیق صاحب	رسالپور	۱۰۵۰/-
۵۷۲	" ڈاکٹر منظور احمد صاحب بمعہ اہل و عیال	بازید خیل	۴۰۰۰/-
۵۷۳	" پروفیسر محمد اقبال صاحب	"	۱۲۳۵/-
۵۷۴	" چوہدری فضل الرحمٰن صاحب بمعہ خاندان	پشاور	۵۲۵/-
۵۷۵	" شیخ صلاح الدین صاحب	"	۵۷۰/-
۵۷۶	" مرزا مقصود احمد صاحب	"	۵۰۰/-
۵۷۷	" محمد رشید میر صاحب بمعہ اہلیہ صاحبہ	"	۵۵۰/-
۵۷۸	" میجر عبد الحفیظ صاحب خلیفہ	"	۵۰۰/-
۵۷۹	" چوہدری نثار احمد صاحب	"	۵۵۲/-
۵۸۰	" " باسط منظور صاحب	"	۵۰۰/-
۵۸۱	" مرزا انعام الحق صاحب	"	۵۰۰/-
۵۸۲	" میاں چراغ دین صاحب منجانب نذیر احمد، نصیر احمد، بشیر احمد، رفیق احمد اور ادریس احمد صاحبان	"	۵۰۰/-
۵۸۳	" میجر محمد افضل صاحب طفیل	نوشہرہ چھاؤنی	۵۶۰/-
۵۸۴	" چوہدری محمد رشید صاحب	"	۵۵۰/-
۵۸۵	" مرزا عبد الحفیظ صاحب ایڈووکیٹ	"	۵۰۰/-

(باقی)

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مکرم عبد الحی خانصاحب نواب شاہ وفات پا گئے

(اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ)

احباب کو یہ خبر پڑھ کر افسوس ہوگا کہ مکرم عبد الحی خان صاحب لائن سپرنٹنڈنٹ واپڈا نواب شاہ جو محترم ڈاکٹر عبد القدوس صاحب کے بڑے صاحبزادے اور حضرت مولوی رحیم بخش تلونڈی جھنگلاں کے پوتے تھے۔ تقریباً ۳ ماہ بیمار رہ کر بروز اتوار مورخہ ۱۱ اکتوبر صبح ۳ بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم کی عمر صرف ۳۶ سال تھی۔ مرحوم نے اپنی بیماری کا یہ عرصہ بڑے صبر و تحمل اور پر عزم طریقے سے گزارا۔ اگلے روز صبح مرحوم کی تدفین احمدیہ قبرستان نواب شاہ میں عمل میں آئی۔ مسجد نور میں جنازہ کے بعد قبرستان لے جایا گیا۔ مرحوم کا جنازہ جناب محترم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ تدفین اور دعا میں ۲۰۰ کے قریب دوست موجود تھے۔

وفات کے بعد چند گھنٹوں میں سارے ملک میں عزیزوں کو اطلاع دے دی گئی تھی چنانچہ لاہور۔ کوئٹہ۔ کراچی۔ ربوہ۔ حیدرآباد اور قصور سے سب رشتہ دار جنازہ سے قبل پہنچ گئے تھے اور سب نے دعاؤں کے ساتھ مرحوم کو سفرِ آخرت پر روانہ کیا۔

مرحوم نے اپنے پیچھے غمزدہ والدین، بہن بھائیوں کے علاوہ بیوہ اور تین معصوم بچے جن میں دو لڑکیاں اور سب سے چھوٹا لڑکا شامل ہے۔ اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم حضرت ڈاکٹر عبد الکریم صاحب کے نواسے اور صوبیدار میجر علی محمد صاحب راولپنڈی کے داماد تھے۔

قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز والدین۔ رشتہ دار اور بیوہ کو صبر جمیل عطا کرے اور معصوم بچوں کا خود کفیل اور حامی و ناصر ہو۔ آمین!

(نذر محمد خان۔ ۱۸ لیاقت مارکیٹ۔ نواب شاہ۔ سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۸۰۳

میں امۃ القیوم بیگم زوجہ کبیر الدین صدیقی صاحب قوم علوی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی ساکن ۵/۸۹/۲-۸-H ابی سینیا لائنز کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۵/۱۹۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۵۰۰ روپے

۲۔ زیورات طلائی ۳ گرام مالیتی -/۵۴۰ روپے

کل جائیداد مالیتی -/۷۹۰۰

اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی تو حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- امۃ القیوم بیگم زوجہ کبیر الدین صدیقی کراچی۔

گواہ شد :- صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی

گواہ شد :- کبیر الدین صدیقی خاوند موصیہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۴۸۰۴

میں طاہر محمود ولد غلام رسول صاحب عابد قوم سندھو پیشہ ٹیلرنگ عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی ساکن مالیر توسیعی کالونی ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۴/۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ پلاٹ برقبہ ۲۰۰ مربع گز واقع طاہر آباد ربوہ مالیتی -/۴۵۰۰ روپے

۲۔ ایک عدد مشین زگ زیگ مالیتی سات ہزار روپے

۳۔ پانچ عدد مشین سلائی زیر استعمال مالیتی -/۲،۰۰۰ روپے

۴۔ بجلی کے پنکھے زیر استعمال ۴ عدد مالیتی -/۱۵۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی پندرہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پندرہ سو ۱۵۰۰ روپے ماہوار بصورت اجرت ٹیلرنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- طاہر محمود ولد غلام رسول مالیر توسیعی کالونی کراچی۔

گواہ شد :- الحاج محمد شفیع ہاشمی وصیت نمبر ۱۷۵۶۱

گواہ شد :- محمد سلیم ربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۴۸۰۵

میں امۃ الحفیظ زوجہ ملک ظہور احمد صاحب قوم گکھڑ زمیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی ساکن ۹/۱۱۱۲ دستگیر ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۲،۰۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۳۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی تو حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ :- امۃ الحفیظ زوجہ ملک ظہور احمد ۹/۱۱۱۲ دستگیر سوسائٹی کراچی۔

گواہ شد :- شیخ نثار احمد وصیت نمبر ۱۳۱۳۳ سیکرٹری وصایا حلقہ دستگیر کراچی۔

گواہ شد :- ملک ظہور خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۴۸۰۶

میں حبیب اللہ بٹ ولد رحمت اللہ بٹ قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱/۲۱ ج بلاک نمبر ۸ کلفٹن ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ سکنی پلاٹ ۶۰۰ مربع گز نمبر ۷ خیابان شجاعت مالیتی ایک لاکھ روپے۔

۲۔ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ -/۸۵،۰۰۰ روپے کل جائیداد ایک لاکھ پچاسی ہزار روپے

اس وقت مجھے مبلغ پندرہ ہزار روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی تو حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- حبیب اللہ بٹ ۱۱/۲۱ ج کلفٹن کراچی۔

گواہ شد :- صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی۔

گواہ شد :- مجید احمد طاہر وصیت نمبر ۱۶۵۰۰ کراچی نمبر ۳۸۔

مسل نمبر ۲۴۸۰۷

میں چوہدری منیر احمد ولد چوہدری بشیر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی ساکن ۹/۱۷ فیڈرل بی ایریا ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۵/۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اور اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں۔

اس وقت مجھے سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی تو حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد :- چوہدری منیر احمد ولد چوہدری بشیر احمد کراچی۔

گواہ شد :- مظفر احمد منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۸۲۸۲

گواہ شد :- صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

CATARACT COURSE

موتیابند کورس

CATARACT	CURE	۴ کیپسولز کا کورس
CATARACT	TABS	۲۴۰ ٹیبلٹس
CATARACT	POWDER	۵ پڑیاں
CATARACT	EYED ROPS	آنکھوں میں ڈالنے کے لئے

۴۰ روزہ کورس قیمت -/۶۰ - ڈاک خرچ -/۵ روپے لٹریچر مفت

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور - کراچی ہیڈ آفس ربوہ فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- ارشاد حضور

نہیں جو انسانی طاقت سے بالا ہو۔ دین میں آسانی رکھی گئی ہے، مشکل نہیں ہے۔ اللہ چاہتا ہے کہ جتنی جتنی جس کسی کو طاقت میسر ہے وہ اتنا اتنا اپنی صلاحیتوں میں کمال حاصل کرے اور اپنی صلاحیتوں کو انتہا تک پہنچائے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مرد اور عورت کے لئے اس کی کامل ترقی کے سامان بھیج دیئے ہیں۔ اور اب جو اس راہ سے بھٹک جائے اس کے بارے میں اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمادیا ہے کہ اسے کہہ دے کہ اس کے بارے میں مجھ پر کوئی الزام نہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ذریعے سے کامل کتاب آگئی ہے۔ اس پر کامل عمل کرنے کا نمونہ میں نے پیش کر دیا ہے اور اللہ نے فطرتِ انسانی کے مطابق ہدایت کا ہر راستہ مقرر کر دیا ہے اور اس تعلیم میں نہ کوئی کمی ہے اور نہ کوئی زیادتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کی کہ میری کامل اتباع کرو اور استقامت کے ساتھ میرے دامن کو تھامے رہو اور ساری دنیا بھی کہہ دے کہ اللہ کے دامن کو چھوڑ دو تو چھوڑنا نہیں اور استقامت کے ساتھ اور صبر کے ساتھ اس وقت تک میرا دامن تھامے رکھو جب تک کہ اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ نہ کر دے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ جب میں کسی کو انعام دینے کا فیصلہ کرتا ہوں تو ساری دنیا کی طاغوتی طاقتیں مل کر بھی اس انعام کو نہیں چھین سکتیں، اس لئے تم کمزور ہوتے ہوئے غم نہ کھانا۔ اور پورے توکل اور پوری امید کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی اتباع میں زندگی گزارنی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اسی طرح سے ہم نے اپنی زندگیوں کو گزارنا ہے اور اسی طرح اپنے اوقات کو صرف کرنا ہے۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

حضورِ انور کی دُعائیں

آخر میں حضور نے فرمایا کہ اب ہم دُعا کریں گے۔ پہلے ہم اپنے لئے دعا نہیں کریں گے بلکہ پہلے ہم دینِ اسلام کے لئے دعا کریں گے اور امت مسلمہ کے لئے دعا کریں گے۔ دینِ اسلام کے لئے یہ دعا کریں گے کہ خدا تعالیٰ ان کمزور لوگوں کو جو اسلام سے دُور ہیں، اسلام کے قریب کر دے۔ وہ کروڑوں سینے جن کے دلوں میں اسلام کے نور کی موجیں موجزن ہونی چاہیئے تھیں، وہ سارے شہر، وہ ساری حویلیاں اسلام کو واپس دیدے۔ ہر دل جو کسی سینہ میں دھڑک رہا ہے وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کرنے والا ہو۔ حضور نے فرمایا کہ ہم نوعِ انسانی کے لئے دعائیں کریں گے۔ نوعِ انسانی ہلاکت کے جس گڑھے کی طرف جارہی ہے میں سوچتا ہوں تو میرے رونگٹے کھڑے جاتے ہیں۔ یہ کتنی خوفناک بات ہے اسے تم سوچ بھی نہیں سکتے اور میں بتاتے ہوئے بھی گھبراتا ہوں۔ ان قوموں کو (جو سوچتی ہیں کہ انہوں نے آسمانوں کی رفعتیں حاصل کر لی ہیں حالانکہ وہ زمین کی گہرائیوں میں ہیں) بظاہر ایسا ہی دکھائی دیتا ہے کہ دُنیا کی کوئی طاقت انہیں تباہی سے نہیں بچا سکتی جب تک خدا خود ان کی انگلی پکڑ کر نہ بچائے۔ حضور نے فرمایا کہ ہم دعا کریں گے کہ وہ لوگ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتے ہیں خدا انہیں نور، سلامتی اور حُسن عطا کرے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سچے معنوں میں بنی نوع انسان کی خدمت کرنے والے ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ دعا کریں مظلوم احمدیوں کے لئے۔ مظلوم اس لحاظ سے کہ انسان آپ پر ظلم کرتا ہے۔ لیکن ایک لحاظ سے آپ مظلوم نہیں ہیں وہ اس لحاظ سے کہ آپ کے بارے میں خدا نے خود کہا ہے کہ تم میری امان میں ہو۔ حضور نے فرمایا کہ بہرحال تکلیفیں ہیں۔ ہمیں تکلیفوں کی پرواہ نہیں۔ ہاں تکلیفیں دینے والوں کی پرواہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مختلف قومیتوں کے ان احمدیوں کے لئے بھی دعائیں کریں جو ہمت کے ساتھ نڈر اور بے خوف ہو کر جماعت احمدیہ کے لئے کام کرتے ہیں۔ ان میں سیاہ فام بھی ہیں، امریکی بھی ہیں، یورپین بھی اور مشرقی علاقوں کے لوگ بھی۔ وہ خدام کے کارکنوں اور عہدیداروں سے بھی بعض اوقات زیادہ کام کرتے ہیں، لیکن کسی کو بتاتے بھی نہیں، کسی پر احسان نہیں جتاتے، ڈرتے ڈرتے کام کرتے چلے جاتے ہیں۔ جو کتاب حضرت اقدس کی ملے پڑھ جاتے ہیں۔ حضور نے حاضر خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ بھی پڑھا کریں۔ یہ بڑا خزانہ ہے جس کی قیمت دنیا مل کر بھی ادا نہیں کر سکتی۔ حضور نے فرمایا :-

خدا کے خزانے پاؤ، آگے بڑھو،
آگے بڑھو، آگے بڑھو ——!

اس کے بعد حضور نے ہاتھ اُٹھا کر پُرسوز اجتماعی دعا کروائی اور اس کے بعد خدا حافظ اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

ضروری اعلان

خاکسار نے اپنے دونوں اداروں
۱۔ فضل عمر ہومیو پیتھک ہسپتال مورو (۲) فضل عمر ہسپتال قمر آباد
کے نام تبدیل کر کے
۱۔ محمود ہومیو پیتھک ہسپتال مورو
۲۔ محمود ہسپتال قمر آباد رکھ لئے ہیں۔
احباب نوٹ فرمالیں۔
خاکسار ڈاکٹر فقیر محمد محمود آف قمر آباد

آنکھوں کا کلینک
پام ویو۔ ۵ ڈیوس روڈ لاہور (نزد شملہ پہاڑی)
مریضوں کے لئے اوقات مشورہ مندرجہ ذیل ہوں گے
صبح — ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک
شام — ۴ بجے سے ۶ بجے تک
جمعہ کو تعطیل ہوگی
اتوار کے روز غریب مریضوں کو مفت مشورہ دیا جاتا ہے مگر جو مریض فیس دے سکتے ہوں۔ وہ مہربانی کر کے اس رعایت سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ عینک کا نمبر اس رعایت میں شامل نہیں ہوگا
بریگیڈیئر ڈاکٹر مبشر احمد فون ۳۷۲۰۵۷ / ۶۷۲۹۷

افغان ٹمبر ورکس
فیکٹری ایریا ربوہ
فون نمبر ۶۹۵
آپ اپنا مکان تعمیر کروائیں تو دروازے کھڑکیاں اور الماریاں روشندان وغیرہ فلش ڈور ہوں خواہ لکڑی کے ہمیں ضرور یاد رکھیں اور ہمیں خدمت کا موقع دیں۔ کام تسلی بخش اور معیاری
حبیب خان بابا

گردہ اور مثانہ کی پتھری کے لئے
KIDNEY STONE COURSE
COLIC CURE TABS. درد گردہ کے فوری آرام کے لئے
COLIC CURE CAPS. درد گردہ سے مستقل شفاء کے لئے
CALCULI DROPS. پتھریوں کو تحلیل کر کے خارج کرنے کیلئے
دو ہفتہ کا کورس قیمت -/۷۰ - ۴ ہ روزہ مکمل کورس قیمت -/۱۵۰
ڈاک خرچ -/۵ - لٹریچر مفت
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

القمر گلاس ہاؤس
ہر قسم کا عمادتی شیشہ اور عمدہ فریمنگ
حیات مارکیٹ گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴